www.KitaboSunnat.com

حدیث سبعہ اَحرف

قسط اوّل

ڈاکٹر ابومجاہد عبدالعزیز القاری☆
مترجم: ڈاکٹر حافظ حسن مدنی☆☆

قرآن کی متعدد قراءات کو ثابت کرنے والی

جملہ اَحادیث کی تخریج اور جائزہ

زیر نظر مقالہ مدینہ یونیورسٹی کے شعبہ کلّیة القرآن کے سابق سربراہ الشیخ ابومجاہد عبدالعزیز القاری حفظہ اللہ کی محنت شاقہ کا ثمر ہے، جس میں قرآن مجید کے سات حروف کے بارے میں وارد احادیث کی تحقیق، سات حروف سے مراد، سات حروف کا مروّجہ قراءات سے تعلق وغیرہ مباحث کو ائمہ ومحدثین کی تائید سے پیش کیا گیا۔ ڈاکٹر عبدالعزیز القاری حفظہ اللہ مدینہ منورہ یونیورسٹی کے شعبہ کلّیة القرآن الکریم کے کئی سال پرنسپل رہے ہیں۔ موصوف حفظہ اللہ کا قراءات قرآنیہ سے تعلق کے ساتھ ساتھ اصل تخصص فقہ واُصول فقہ ہے۔ ان کا زیر نظر مضمون سہ ماہی مجلّہ، مجلّة کلّیة القرآن الکریم ، جامعہ اسلامیہ سے ماخوذ ہے۔ مقالہ کا اصل عنوان تو حدیث 'سبعہ اَحرف' اور اس کے متعلقات ہیں، لیکن ادارہ نے اس کے موضوعات کے پیش نظر اسے چار مستقل حصوں میں تقسیم کردیا ہے، جن کے ترجمہ کی سعادت مختلف اَرکان مجلس التحقیق الاسلامی کے حصہ میں آئی ہے۔ مضمون ہذا اسی مقالہ کے پہلے حصہ پر مشتمل ہے۔ [ادارہ]

حدیث 'سبعہ احرف' کا شمار چند اہم اور عظیم احادیث میں ہوتا ہے۔ جملہ حفاظ حدیث اس کے متواتر ہونے پر متفق ہیں۔ آئمہ دین نے اس حدیث کو اپنی کتب میں مسلسل ذکر کیا ہے اور حدیث کی کوئی کتاب بھی اس کے ذکر سے خالی نہیں۔

حدیث ''سبعة أحرف'' کی تخریج کرنے والے محدثین عظام

اس حدیث کی تخریج امام المحدثین امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی اور امام نسائی رحمہم اللہ نے اپنی سنن نیز عمل الیوم واللیلہ میں، امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے اپنی سنن میں، امام مالک رحمہ اللہ نے اپنی موطأ میں اور ابن حبان رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں کی ہے۔ علاوہ ازیں ابوعبید القاسم بن سلام رحمہ اللہ 'فضائل القرآن' میں ابوداؤد الطیالسی رحمہ اللہ، امام احمد رحمہ اللہ اور ابویعلی رحمہ اللہ اپنی اپنی مسانید میں اور عبدالرزاق اپنی 'مصنف' میں اس کو روایت کرتے ہیں۔ امام طبرانی 'الاوسط' اور 'الکبیر' میں جبکہ امام طحاوی رحمہ اللہ متعدد طرق سے 'مشکل الاثار' میں، ابن جریر رحمہ اللہ اپنی تفسیر کے مقدمہ میں، بیہقی رحمہ اللہ اپنی 'سنن' میں اور حاکم رحمہ اللہ اپنی 'مستدرک' میں اس کو نقل کرتے ہیں۔

اسی طرح حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے 'فضائل القرآن' میں اس کے طرق کی تحقیق اور اس بارے میں وارد ہونے والی

☆ سابق پرنسپل کلّیة القرآن الکریم، جامعہ اسلامیہ، مدینہ منورہ

☆☆ مدیر التعلیم جامعہ لاہور الاسلامیہ ومدیر ماہنامہ محدث، لاہور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ احادیث کو شمار کیا ہے۔حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ’فتح الباری‘ میں اور ابن قتیبہ الدینوری نے ’مشکل القرآن‘ میں حدیث سبعہ احرف کی مفصل تشریح وتوضیح کی ہے۔

شیخ ابوالفضل عبدالرحمن بن احمد بن حسن بن بندار بن ابراہیم الرازی العجلی المقری رحمہ اللہ [متوفی:۴۵۴ھ] [ترجمة فی غاية النهاية:۳۶۱/۱] نے ایک مستقل کتاب میں صرف اسی حدیث کی جملہ روایات جمع کرنے کے ساتھ ساتھ تفصیل سے ان کی شرح کی ہے۔ علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں [ترجمة فی غاية النهاية:۳۶۵/۱] کہ ابومحمد عبدالرحمن بن اسماعیل رحمہ اللہ [مجموع الفتاوی لابن قاسم:۳۸۹/۱۳] المعروف ’ابن شامہ‘ رحمہ اللہ [متوفی:۶۶۵ھ] نے بھی اسی حدیث پر ایک مستقل کتاب تصنیف کی ہے۔ ابومجاہد (صاحب ِمضمون) کا کہنا ہے کہ مجھے بھی ۴۰۰ صفحات کے لگ بھگ، دو جلدوں میں حافظ یوسف بن عبدالہادی رحمہ اللہ کی ایک کتاب ’هداية الانسان إلى الاستغناء بالقرآن‘ ملاحظہ کرنے کا اتفاق ہوا، جس میں ابن شامہ رحمہ اللہ سے بکثرت اَقوال اور تحقیقات مذکور ہیں اور اس کتاب کے مصنف کے بقول ’ابن شامہ کی‘ ’حدیث ِسبعہ احرف‘ پر ایک مستقل تصنیف ہے جو ’المرشد‘ کے نام سے ہے۔

ابن شامہ رحمہ اللہ کی اسی تصنیف کی طرف امام محمد بن جزری مقری رحمہ اللہ (صاحب ’النشر‘) نے بھی اشارہ کیا ہے، جیسا کہ اپنی کتاب میں حدیث الاحرف السبع روایت کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ ’’علامہ ابن شامہ رحمہ اللہ نے بھی اس کے بارے میں ایک جامع کتاب تالیف کی ہے۔‘‘(۱)

حدیث الاحرف السبع پر مستقل تصنیف کرنے والوں میں خود ابن جزری رحمہ اللہ کا نام نامی بھی شامل ہے۔ قراءات کی مشہورترین کتاب ’النشر‘ میں آپ نے ذکر کیا ہے کہ مجھے بھی اس حدیث کے طرق کے تتبع کی سعادت حاصل ہوئی ہے اور ان طرق کو میں نے ایک مستقل جز میں جمع کردیا ہے۔[النشر فی القراء ات العشر:۱۹/۱]

حدیث کو روایت کرنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

حدیث ’الاحرف السبع‘ کو صحابہ کرامؓ میں سے امیرالمومنین عمر بن خطاب، عثمان بن عفان، علی بن ابی طالب، ابی بن کعب، عبداللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ہشام بن حکیم بن حزام، عبداللہ بن عباس، عمرو بن عاص، حذیفہ بن یمان، عبادہ بن صامت، سلیمان بن صرد الخزاعی، ابوبکر انصاری، ابوطلحہ انصاری، انس بن مالک، (بواسطہ ابی بن کعب)، سمرہ بن جندب، ابوجہیم انصاری، عبدالرحمن بن عوف اور اُم ایوب انصاریہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے روایت کیا ہے۔

اسی طرح عبدالرحمن بن عبدالقاری اور مسور بن مخرمہ نے بھی بالواسطہ اس حدیث کو روایت کیا ہے، اس حدیث کو روایت کرنے والے صحابہ کی مجموعی تعداد ۲۲ سے زائد ہے۔

زیرنظر حدیث کو صحابہ کرام سے بے شمار تابعین اور ائمہ حدیث کی ان گنت تعداد نے متعدد اسانید طرق سے روایت کیا ہے۔ ذیل میں ہر ایک صحابی سے روایت کرنے والے محدثین اور رواۃ کے اجمالی بیان کے ساتھ اس سے نقل ہونے والی روایت کے متن وسند میں اختلاف اور اس کے متعدد طرق کا ایک مختصر جائزہ پیش کیا جاتا ہے تاکہ جملہ واردشدہ اَحادیث، متن اور سند کے اختلافات اور متعدد طرق کو ایک خاص ترتیب سے ذکر کردیا جائے جس سے قاری کے لیے آئندہ بھی ان سے استفادہ ممکن ہوسکے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث عمر بن خطاب و ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہما

تین طرق سے کتب احادیث میں مذکور ہے:

① امام محمد بن شہاب زہری رحمہ اللہ کے طریق سے جنہوں نے عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اور عروہ رحمہ اللہ نے عبدالرحمٰن بن عبدالقاری رحمہ اللہ اور مسور بن مخرمہ سے اس حدیث کا سماع کیا۔ جب کہ امام زہری رحمہ اللہ سے مالک بن انس رحمہ اللہ (امام دارالھجرۃ)(۲)، عقیل بن خالد رحمہ اللہ [اخرج روایۃ البخاری و ابوعبید والطحاوی]، معمر بن راشد الازدی رحمہ اللہ(۳)، یونس بن یزید رحمہ اللہ مولیٰ معاویہ بن سفیان [اخرج روایۃ مسلم والنسائی و ابن جریر و ابوعبید والطحاوی]، عبدالرحمٰن بن عبدالعزیز الانصاری رحمہ اللہ [اخرج روایۃ الطحاوی]، فلیح بن سلیمان الخزاعی رحمہ اللہ [اخرج روایۃ الطیالسی فی مسندہ] اور شعیب بن حمزہ رحمہ اللہ [اخرج روایۃ ابوعبید] نے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

② اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ رحمہ اللہ کے طریق سے: جو کہ اس طرح اسحٰق بن عبداللہ عن ابیہ عن جدہ عن عمرؓ

[أخرج الحدیث من طریقہ ابن جریر فی تفسیرہ:۲۵/۱]

③ عبیداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے طریق سے: بروایت عبیداللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر عن عمر بن الخطاب(۴)

'ابن شہاب زہری رحمہ اللہ' کے طریق سے متن حدیث

اس حدیث کا متن صحیح بخاری میں مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن عبدالقاری کی سند سے یوں ہے:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں ہشام بن حکیم کو سورۂ فرقان پڑھتے ہوئے سنا۔ (عبدالرزاق رحمہ اللہ سے بروایت معمر یہ منقول ہے کہ میں ہشام بن حکیم رضی اللہ عنہ کے قریب سے گزرا جو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں سورۂ فرقان تلاوت کر رہے تھے۔)

میں نے ہشام رضی اللہ عنہ کی قراءت کو جب غور سے سنا تو معلوم ہوا کہ وہ متعدد الفاظ اس طرح قراءت کر رہے ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نہیں سکھائے تھے۔ (نسائی سے بروایت معمر یہ الفاظ منقول ہیں کہ انہوں نے ایسے حروف پر پڑھا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نہیں سکھائے تھے۔)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں ہشام کو نماز میں ہی (جھپٹ کر) روک لینے پر تیار ہو گیا۔ (مالک کی روایت میں ہے: میں قریب ہوا کہ اس کی طرف جلدی کروں)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے بمشکل اپنے آپ کو اس فعل سے روکے رکھا حتی کہ جیسے ہی ہشام نے سلام پھیرا تو میں ان کے لباس سے کھینچتے ہوئے ان کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لے چلا۔ (مالک کی روایت میں ہے: میں نے ان کو سلام پھیرنے تک کی مہلت دی اور معمر کے الفاظ میں: میں ان کو دیکھتا رہا حتیٰ کہ انہوں نے سلام پھیر لیا...... ابن عبید کی روایت میں ہے: میں نے انہیں ان کے کپڑوں سے پکڑا)

پھر میں نے ہشام رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ آپ کو یہ سورہ مبارکہ اس طرز پر کس نے سکھائی ہے (جس طرح میں نے ابھی آپ سے سنی ہے) انہوں نے جواب دیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایسے ہی سکھایا ہے تو میں نے کہا کہ تم غلط بیانی کرتے ہو، کیونکہ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی سورت اس طریقے پر نہیں پڑھائی جس پر میں نے تمہیں سنا ہے۔

(معمر اور یونس کی روایت میں ہے: 'تم نے غلط کہا ہے......' اللہ کی قسم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھی یہ سورت سکھائی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے جو ابھی تم تلاوت کر رہے تھے)

حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ میں انہیں رسول اللہ ﷺ کی طرف لے چلا۔ (وہاں جا کر رسول اکرم ﷺ سے) میں نے کہا: مجھے اس شخص سے ایسے طریقہ پر سورہ فرقان سننے کا اتفاق ہوا ہے جس پر آپ ﷺ نے مجھے یہ سورت نہیں پڑھائی۔

نبی اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا: ہشام کو چھوڑ دو اور ہشام تم پڑھو: تب ہشام نے اسی طرح تلاوت کی جس طرح میں نے ہشام سے سنا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے کہا: ''یہ سورت اسی طرح نازل کی گئی ہے۔''

(معمر اور یونس کی روایت میں اور مالک سے دو مقام پر یہ الفاظ ہیں: هکذا أنزلت)

حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ پھر نبی کریم ﷺ نے مجھے پڑھنے کا حکم دیا۔ میں نے اس طرز پر قراءت کی جس پر آپ نے مجھے سکھایا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اسی طرح (بھی) نازل کی گئی ہے۔ یہ قرآن مجید سات حروف پر نازل کیا گیا ہے، لہٰذا جو حرف تمہیں آسان معلوم ہو، اس پر قرآن کی تلاوت کرو۔''

(معمر کی روایت میں ہے: ''تم ان سے پڑھو جو بھی تمہیں میسر ہو'' اور یونس کی روایت میں ''ان سات حروف میں سے اس پر پڑھو جو تمہیں میسر ہو۔'')

ابو عبید نے بروایت عقیل ان الفاظ کو مزید نقل کیا ہے کہ ابن شہاب نے سبعہ احرف کے بارے میں کہا کہ یہ سب قراءات ایک ہی بات اور حکم ثابت کرتی ہیں جس میں ان قراءتوں کے اختلاف کی وجہ سے معنی یا مراد میں کوئی اختلاف واقع نہیں ہوتا۔ حدیث ابن عباسؓ میں امام مسلم نے بھی ابن شہاب زہری سے یہ اضافہ نقل کیا ہے: ''مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ یہ سات حروف ایک ہی حکم کو ثابت کرتے ہیں اور کسی شے کے حلال و حرام ہونے میں باہم مختلف نہیں ہوتے۔''

اسحق بن عبداللہ بن ابی طلحہؒ کے طریق سے متن حدیث

ابن جریر کی روایت میں (جو کہ 'عن اسحق بن عبداللہ بن ابی طلحہ عن ابیہ عن جدہ' کے طریق سے ہے) مذکور ہے۔ [تفسیر ابن جریر: ۳۰/۱] کہ ایک شخص نے عمر بن خطابؓ کے پاس قراءت کی تو آپ پر کچھ تغیرات کے ساتھ پڑھا۔ حضرت عمرؓ نے دریافت کیا کہ میں نے جب نبی اکرم ﷺ پر قراءت کی تو آپ ﷺ نے تو مجھے یہ تغیرات نہ بتلائے۔ راوی کہتے ہیں کہ دونوں نبی اکرم ﷺ کے پاس جھگڑا کرتے ہوئے پہنچ گئے۔ حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپؐ نے مجھے فلاں فلاں آیت نہیں پڑھائی تھی؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: ہاں کیوں نہیں۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت عمرؓ کے دل میں کچھ کھٹکنے لگا جو نبی اکرم ﷺ نے آپ کے چہرہ سے پہچان لیا لہٰذا آپ کے سینے پر تین مرتبہ ہاتھ مار کر کہا: شیطان کو اپنے سے دور کر۔ پھر فرمایا: قرآن (میں) یہ سب عین صواب ہے، جب تک کہ تو رحمت کو عذاب اور عذاب کو رحمت سے نہ تبدیل کرے۔

اس روایت کی اسناد صحیح ہیں اور یہ بتاتی ہے کہ حضرت عمرؓ کے ساتھ بھی وہی کچھ پیش آیا جو کہ ابی بن کعب کے ساتھ ہوا (جس کی تفصیل آگے ذکر ہوگی) اور اس زیادتی کو ماسوائے اسحق کے کسی نے ذکر نہیں کیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

ابومنہال سیار بن سلامہ روایت کرتے ہیں کہ ہمیں یہ بات پہنچی: ایک دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے منبر پر فرمایا:
''اللہ تعالیٰ اس آدمی کو یہ بات یاددلائے جس نے نبی اکرم ﷺ سے سنا تھا کہ آپؐ نے فرمایا: بلاشبہ قرآن کریم سات حروف پر نازل ہوا ہے اور سب کے سب حروف شفا دینے والے اور کفایت کرنے والے ہیں۔''

سامعین میں سے سب حضرات کھڑے ہوگئے، حتیٰ کہ ان کی تعداد گنتی سے باہر ہوگئی۔ ان سب نے گواہی دی کہ اللہ کے رسول ﷺ نے یہی الفاظ اپنی زبان مبارک سے اَدا فرمائے تھے تب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ''میں بھی ان کے ساتھ گواہی دیتا ہوں۔'' [مجمع الزوائد: ۱۵۲/۷]

- اس روایت کو ابویعلی نے بھی اپنی مسند میں ابومنہال سے روایت کیا ہے جب کہ ہیثمی کا کہنا ہے کہ اس کی سند میں ایک راوی نامعلوم ہے۔
- ابومجاہد (صاحب مضمون) کہتے ہیں کہ یہ نامعلوم شخص ابومنہال اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے مابین ہے، کیونکہ ابومنہال کی آپ ﷺ سے ملاقات ثابت نہیں۔
- ابومنہال سیار بن سلامہ نے ابوبرزہ اسلمی، براء سلیطی، اپنے والد سلامہ، ابوالعالیہ ریاحی اور ابومسلم الجری سے متعدد روایات نقل کی ہیں اور ثقہ ہونے کی وجہ سے اس کی روایات اور احادیث کتب ستہ میں بھی موجود ہیں۔

حدیث علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو ابوالفضل رازی نے ''عاصم بن ابی النجود، اس نے زر بن حبیش سے، اس نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے طریق سے روایت کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب نے فرمایا: کہ اللہ کے رسول ﷺ تمہیں حکم دیتے ہیں کہ ''ویسے قراءت کرو جیسے تمہیں سکھایا گیا ہے'' [کتاب الرازي في الأحرف السبعة 'مخطوط' ص۳] ہر چند کہ یہ حدیث سبعہ حروف کے بارے میں صریح نہیں، لیکن آپ رضی اللہ عنہ کے قول ''ان تقرء وا'' کا مفہوم یہ ہے کہ تم پڑھو (یعنی سات حروف سے) جس طرح تمہیں سکھایا گیا ہے کیونکہ وجہ اختلاف ان کے مابین سبعہ حروف کے سلسلے میں ہی تھی۔ یہ حدیث احمد اور ابن جریر نے بھی روایت کی ہے۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی اَحادیث

آپ رضی اللہ عنہ سے تین اَحادیث درج ذیل پانچ طرق سے کتب حدیث میں مروی ہیں:
طریق عبدالرحمن بن ابی لیلی، سلیمان بن صرد الخزاعی، عبداللہ بن عباس، انس بن مالک اور زر بن حبیش الاسدی رضی اللہ عنہم۔

حدیث اوّل:

اس حدیث کی تخریج کرنے والے اَئمہ حدیث اَن گنت ہیں جن میں سے معروف ائمہ کی اسانید ترتیب سے درج ذیل ہیں:

امام مسلمؒ نے ''اسماعیل (1) ابن ابی خالد عن عبداللہ بن عیسیٰ بن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ عن جدہ'' کی سند سے اس حدیث کو اپنی صحیح میں درج کیا ہے۔[فی صلاۃ المسافرین باب فضائل القرآن: ۵۶۱/۱] جبکہ امام نسائیؒ نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

’’معقل ❷ بن عبیداللہ عن عکرمہ عن سعید بن جبیر عن ابن عباس عن ابی‘‘ اور ’’حمید الطّویل ❸ عن انس عن ابیؓ‘‘ کی اسناد سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ [فی الافتتاح باب جامع ماجاء فی القرآن:۱۵۳/۱]

علاوہ ازیں اسی حدیث کو ابن جریر ’’عبیداللہ بن عمر ❹ عن سیار ابی الحکم عن عبدالرحمٰن ابن ابی لیلیٰ مرفوعاً‘‘، ’’عبیداللہ ❺ بن عمر عن ابن ابی لیلیٰ عن ابی‘‘ اور ’’وکیع ❻ عن اسماعیل بن ابی خالد عن عبداللہ بن عیسیٰ‘‘ کی تین مختلف سندوں سے روایت کرتے ہیں۔ اسی طرح ابن جریر نے اپنی روایت سے بھی (جو کہ محمد بن ابی لیلیٰ عن الحکم عن ابن ابی لیلیٰ ❼ کے طریق سے ہے) اس حدیث کو نقل کیا ہے۔ [فی مقدمة التفسير:۴۲/۱]

مزید برآں محمد بن فضیل ❽، ابن نمیر ❾ اور محمد بن یزید الواسطی ❿ میں سے ہر ایک سے بطریق ’’اسماعیل بن ابی خالد عن عبداللہ بن عیسیٰ‘‘ اس حدیث کی اپنی کتاب میں تخریج کی ہے۔ اسی طرح ابن ابی عدی ⓫ اور محمد الزعفرانی ⓬ سے بھی بطریق ’’حمید الطّویل عن انس عن ابی‘‘ یہ حدیث ابن جریر نے روایت کی ہے۔ امام احمد ⓭ نے بھی حمید سے اس کو نقل کیا ہے۔ [۱۲۲/۵]

ابوعبید ⓮ نے یحییٰ بن سعید ⓯ اور یزید بن ہارون عن حمید کی سندوں سے ......ابوعبید اور ابن جریر، دونوں نے بروایت ’’ابی اسحٰق السبیعی ⓰ عن صقیر عبدی عن سلیمان بن صرد عن ابی‘‘ [أبو عبید فی فضائل القرآن ’مخطوط‘ ق ۹۵، وابن جریر فی مقدمة التفسير:۳۲/۱] اور ابن جریر، طیالسی [منحة المعبود:۲/۷، ۸] اور بیہقی [السنن الکبریٰ] نے بروایت قتادہ ⓱ عن یحییٰ بن یعمر عن سلیمان کی اسانید سے اس حدیث کی اپنی اپنی کتابوں میں تخریج کی ہے۔

پہلی سند سے حدیث اوّل کا متن

امام مسلمؒ اسکی سند ذکر کرنے کے بعد ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ’’میں مسجد میں موجود تھا۔‘‘

(بعض روایات میں ’’میں مسجد کی طرف گیا‘‘ کے الفاظ ہیں، جبکہ دوسرے مقام میں ہے ’’میں مسجد میں داخل ہوا‘‘) کہ ایک آدمی مسجد میں آیا اور نماز شروع کردی۔ اس نے ایسے طریقے پر قرآن کی تلاوت کی جس کی میں نے تردید کی۔ کچھ وقفے کے بعد ایک دوسرا شخص بھی داخل ہوا اور اس نے پہلے سے بھی مختلف قراءت کی۔

جب ہم نے نماز ختم کرلی تو ہم سب رسول اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ میں نے آپ ﷺ سے کہا کہ اس شخص نے ایسے طریقے پر قراءت کی ہے جس کا میں نے اس پر انکار کیا ہے پھر بعد میں یہ دوسرا شخص بھی مسجد میں داخل ہوا ہے اور اس نے پہلے سے بھی مختلف قراءت کی ہے۔

(ابن جریر اور بیہقی کی روایات میں اس شخص کا نام ’عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ‘ ذکر ہے جبکہ تیسرے شخص کا کوئی ذکر نہیں۔ اسی طرح امام نسائی کی بروایت ابن عباس اور ابن جریر کی بروایت انس احادیث میں بھی یہی صورت ہے اور ممکن ہے کہ اختصار کے پیش نظر تیسرے شخص کا ذکر نہ کیا گیا ہو۔ جس سورت کے بارے میں اختلاف ہوا، روایات میں صراحت سے اس کا نام سورہ نحل مذکور ہے اور یہ صراحت عبیداللہ بن عمر عن ابن ابی لیلیٰ، وکیع عن اسماعیل اور ابن جریر عن محمد بن ابی لیلیٰ کی روایات میں موجود ہے جیسا کہ ابن جریر میں ہے۔)

حضرت ابی کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں کو باری باری پڑھنے کا حکم دیا۔ ان دونوں نے آپ ﷺ کو سنایا اور آپ نے ان کی تحسین بھی کی۔ یہ صورت حال دیکھ کر میرے نفس میں شک اور تکذیب کا گمان گذرا جس کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شدت جاہلیت میں آپ کے بارے میں شک سے زیادہ تھی۔

(وکیع کی روایت میں ہے کہ میرے دل میں جاہلیت سے کہیں بڑھ کر شک اور تکذیب اثر انداز ہوگئی)

(عبیداللہ بن عمر کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: میرے دل میں شیطان نے وسوسہ ڈالا حتیٰ کہ اس کی شدت سے میرا چہرہ سرخ ہوگیا جبکہ ابن جریر والی ابواسحق کی روایت میں ہے کہ ان دونوں سے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم نے قرآن خوبصورت تلاوت کیا ہے۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے بھی یہ کہا کہ تم نے اچھا کیا، تم نے اچھا کیا ہے۔)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے جب میری کیفیت اور وسوسے کا خیال کیا تو میرے سینے پر ہاتھ مارا جس کی وجہ سے میرا پسینہ بہہ نکلا گویا میں خوف کی وجہ سے اللہ کی طرف دیکھ رہا ہوں۔

(ابن جریر کے الفاظ میں: کہ میرا پسینہ بہہ نکلا اور میرا دل خوف سے بھر گیا......)

(وکیع کی روایت میں ہے: کہ نبی اکرم ﷺ نے تب میرے لیے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ تجھ سے شیطان کو نامراد کر کے اس سے اپنی پناہ میں لے لے......)

(عبیداللہ بن عمر کی روایت میں ہے: یا اللہ! اس سے شیطان کو نامراد فرما......)

(محمد بن فضیل کی روایت میں ہے کہ میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تجھے شیطان کے پیدا کردہ شک اور تکذیب سے اپنی پناہ میں داخل کرلے۔)

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا: اللہ نے میری طرف (جبریل ؑ کو) بھیجا تاکہ میں ایک طریقے پر قرآن پڑھوں تو میں نے یہ کہہ کر لوٹا دیا کہ میری اُمت کے لیے آسانی کی جائے پھر جبریل ؑ دوبارہ میرے پاس آئے اور مجھے دو طریقوں پر پڑھنے کی اجازت سنائی۔ میں نے انہیں وہی جواب دے کر پھر واپس کردیا تب وہ تیسری بار میرے پاس تشریف لائے اور مجھے سات حروف تک پڑھنے کی نوید سنائی اور کہا کہ ہر بار مجھے لوٹانے کے عوض آپ کو سوال کی اجازت ہے، جس کو قبول کیا جائے گا۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ سے دو مرتبہ دعا مانگی کہ یا اللہ! میری اُمت کی مغفرت فرما اور ان کو بخش دے۔ یا اللہ! میری اُمت کو معاف فرما اور تیسرے سوال کو میں نے اس دن کے لیے محفوظ کرلیا جس دن تمام مخلوق حتیٰ کہ ابراہیم علیہ السلام بھی میری طرف رجوع کریں گے۔

دیگر سندوں سے متن حدیث میں اختلاف

مذکورہ بالا حدیث کے الفاظ صحیح مسلم کے ہیں۔ ابن جریر کے ہاں 'ابن بیان عن اسماعیل بن ابی خالد' کی سند سے بھی یہی الفاظ منقول ہیں جب کہ نسائی کے ہاں ابن معقل سے یہ الفاظ ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابی! یہ قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے جو کہ سب شفا دینے والے اور کفایت کرنے والے ہیں۔

ابن جریر کے ہاں عبیداللہ بن عمر کی روایت سے یہ الفاظ ہیں:

''میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ایک حرف پر قرآن پڑھنے کا حکم دیتے ہیں۔ میں نے کہا کہ یا اللہ! میری اُمت پر تخفیف کیجئے۔ پھر وہ دوبارہ آیا اور کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ایک حرف پر ہی قرآن کی تلاوت کا حکم دیتے ہیں۔ میں نے دعا کی یا اللہ! میری اُمت پر تخفیف فرمایئے اس کے بعد وہ تیسری مرتبہ آیا اور اس نے وہی بات دہرائی میں نے پھر وہی دعا کی۔ بعد ازاں وہ چوتھی بار آیا اور اس نے کہا کہ اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ آپ کو حکم دیتے ہیں کہ سات حروف پر قرآن پڑھیں اور آپ کے لیے ہر بار لوٹانے پر ایک سوال کی اجازت ہے۔ میں نے کہا: یا رب ! میری اُمت کو بخش دے، یا اللہ! میری امت کی مغفرت فرما اور تیسرے سوال کو میں نے قیامت کے دن اپنی اُمت کی شفاعت کے لیے محفوظ کرلیا ہے۔'' (۵)

ابن جریر ہی کے ہاں ابن فضیل کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک حرف پر قرآن کی تلاوت کا حکم دیا۔ میں نے رب سے دعا کی کہ میری اُمت کے لیے آسانی کی جائے تو رب تبارک وتعالیٰ نے فرمایا کہ تم دو حرفوں پر پڑھو۔ اس کے بعد مجھے جنت کے سات دروازوں کی طرح سات حروف پر پڑھنے کا حکم ہوا جو کہ سب کافی اور شافی ہیں۔''

دیگر روایات سے اس حدیث کی تفصیل

نسائی نے 'یحییٰ بن سعید عن حمید عن انس عن ابی' کی سند سے یہ الفاظ روایت کئے ہیں کہ نبی اکرمﷺ نے فرمایا: میرے پاس جبریل اور میکائیل آئے۔ جبرئیل میرے دائیں جانب اور میکائیل بائیں طرف بیٹھ گئے۔ جبریل نے مجھے کہا کہ ایک حرف پر قرآن کی تلاوت کیجئے۔ میکائیل کہنے لگے کہ اس پر اضافہ کا مطالبہ کریں۔ حتیٰ کہ جبریل سات حروف تک جا پہنچے جن میں سے ہر حرف شافی اور کافی ہے۔

ابن جریر نے 'ابن ابی عدی والزعفرانی عن حمید' کے طریق سے اور طحاوی نے بھی عبداللہ بن بکر السمی کے طریق سے یہی الفاظ نقل کئے ہیں۔ مگر 'سیعی عن صقیر العبدی' کی روایت سے ابن جریر یہ الفاظ نقل کرتے ہیں: میرے پاس دو فرشتے آئے اور ایک نے کہا کہ ''ایک حرف پر قرآن کی تلاوت کریں، دوسرے نے اضافے کا مطالبہ کیا۔ (یعنی یہ روایت فرشتوں کے ناموں کے بغیر منقول ہے)

وکیع رحمہ اللہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''میرے پاس جبریل آئے اور انہوں نے مجھے ایک حرف پر قرآن پڑھنے کا حکم دیا میں نے جواب دیا کہ میری امت ایک حرف پر پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتی حتیٰ کہ آپﷺ نے سات مرتبہ ایسے ہی کہا تب جبرئیل نے مجھے سات حروف پر تلاوت کا حکم دیا اور مجھے ہر بار لوٹانے پر ایک سوال کی اجازت دی۔ انہی سوالوں میں سے ایک سوال کی اجازت کی وجہ سے تمام مخلوق حتیٰ کہ ابراہیم علیہ السلام بھی میرے طرف رجوع کریں گے۔''

ابوداؤد اور ابن جریر نے قتادہ کی سند سے یہ الفاظ روایت کئے ہیں کہ نبی اکرمﷺ نے فرمایا: اے ابی! مجھے قرآن پڑھایا گیا، پھر پوچھا: کیا ایک طریقہ پر یا دو طریقوں پر؟ تو جو فرشتہ میرے ساتھ تھا، اس نے کہا کہ 'دو حروف پر کہئے' پھر دوبارہ سوال ہوا کہ کیا دو پر یا تین پر؟ فرشتے نے مجھے کہا کہ کہئے ''تین حروف پر'' حتیٰ کہ وہ سات تک جا پہنچا جن میں سب کے سب شافی کافی ہیں۔ (اگر آپﷺ سمیعا کو عزیزا، حکیما کہیں تو جب تک آیت رحمت کو عذاب اور آیت عذاب کو رحمت سے نہ بدلیں گے، آپ کے لیے جائز ہے)

بیہقی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ غفور رحیم کو علیم حکیم، سمیع علیم یا عزیز حکیم وغیرہ سے (تبدیل کر کے) کہہ سکتے ہیں۔

خلاصۂ بحث

مندرجہ بالا جملہ اختلافات اجمال اور تفصیل کے قبیل سے ہونے کی وجہ سے حدیث کے لیے باعث ضرر نہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راویوں کے باہم حفظ میں متفاوت ہونے کی وجہ سے کچھ راوی اس بات کو تفصیل سے ذکر کردیتے ہیں جس کو دوسرے مجمل روایت کررہے ہوتے ہیں۔ جبکہ یہاں فی الواقع کوئی تناقض نہیں۔ درحقیقت نبی اکرم ﷺ نے کتنی مرتبہ فرشتہ کی طرف رجوع کیا اور کیا سات قراءات تیسری مرتبہ عطا ہوئیں یا چوتھی مرتبہ؟ بعض روایات میں اس کو چوتھی مرتبہ میں ذکر کیا گیا ہے، جب کہ دوسری روایات میں اختصار کے مدنظر تیسری مرتبہ بیان ہوا ہے اور ان سب تغیرات پر یہ اصول حاکم ہے کہ ''ثقہ شخص کی زیادتی قابل قبول ہونے کے ساتھ ساتھ یاد رکھنے والے کی بات نہ یاد رکھنے والے پر مقدم ہے۔''

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی دوسری حدیث

امام مسلم، ابوداؤد اور نسائی نے 'مجاہد عن ابی لیلیٰ' کی روایت سے اس حدیث کی تخریج کی ہے۔(۶) علاوہ ازیں ابن جریر[ابن جریر: ۳۹/۱،۴۰] اور احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں متعدد طرق سے حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے اس کو روایت کیا ہے۔ [المسند: ۱۲۷/۵]

صحیح مسلم سے متن حدیث

امام مسلم رحمہ اللہ اس کی سند ذکر کرنے کے بعد ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ بنی غفار کے تالاب (۷) کے قریب تھے کہ آپ کے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور کہا: اللہ تعالیٰ کا حکم یہ ہے کہ آپ کی اُمت ایک حرف پر قرآن تلاوت کرے۔ (ابوداؤد، نسائی اور ابن جریر کی روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ آپ اپنی امت کو ایک حرف پر قرآن سکھایئے)

حضرت ابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اللہ سے بخشش اور مغفرت کی دعا کرتے ہوئے فرمایا کہ میری اُمت اس کی استطاعت نہیں رکھتی۔ (ابن جریر کے الفاظ میں ہے: اللہ عزوجل سے میں مغفرت اور عافیت کا طالب ہوں، بے شک وہ اس کی متحمل نہیں اور آپ اللہ سے تخفیف کا مطالبہ کریں)

آپ فرماتے ہیں: حضرت جبریل دوبارہ میرے پاس آئے اور کہا: ''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آپ کی امت دو طریقوں پر قرآن تلاوت کرسکتی ہے۔''

نبی کریم ﷺ نے (دوبارہ) اللہ سے عافیت اور مغفرت طلب کرتے ہوئے اپنی اُمت کے طاقت نہ رکھنے کا ذکر کیا۔ پھر وہ تیسری بار تشریف لائے اور کہنے لگے: اللہ آپ کو حکم دیتے ہیں کہ امت محمد یہ تین حروف پر قرآن تلاوت کرے۔ نبی اکرم ﷺ نے پھر کہا: میں اللہ سے بخشش اور معافی کا سوال کرتا ہوں۔ میری اُمت اس کی بھی متحمل نہیں۔ تب جبریل آپ کے پاس چوتھی مرتبہ آئے اور کہا کہ اللہ کا حکم یہ ہے کہ آپ کی امت سات حروف تک قرآن پڑھ سکتی ہے جس حروف پر بھی وہ پڑھے گی، صحیح ہوگا۔

(ابن جریر کی ایک روایت میں ہے کہ جو بھی ان میں سے کسی طریقہ پر قراءت کرے، درست ہے)

حضرت ابی رضی اللہ عنہ کی تیسری حدیث

امام ابوعیسیٰ الترمذی نے 'عاصم بن مہدلہ المقری عن زر بن حبیش عن ابی بن کعب' کی سند سے اس حدیث کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روایت کیا ہے۔ [سنن الترمذي :۱۹۴/۵] ، جب کہ طیالسی [منحة المعبود:۸/۲] ،ابن جریر [مقدمة التفسير :۳۵/۱] ، طحاوی [فی مشکل الاثار:۱۸۲/۴] اور احمد [فی المسند:۱۳۲/۵] بھی 'عاصم' سے ہی اس کو روایت کرتے ہیں۔

سنن ترمذی سے متن حدیث

سند ذکر کرنے کے بعد ترمذی، ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کی جبریل سے ملاقات ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے جبریل! مجھے ایسی اُمت کی طرف مبعوث کیا گیا ہے، جو اَن پڑھ ہیں، ان میں بوڑھے، عمر رسیدہ، جوان مرد اور عورتیں اور مختلف لوگ ہیں اور ان کی حالت یہ ہے کہ انہوں نے کبھی بھی کوئی لکھی چیز نہیں پڑھی۔''

(طیالسی کے الفاظ میں ہے کہ سخت مزاج لوگ بھی ان میں ہیں۔طحاوی کے الفاظ ہیں: ان میں عمر رسیدہ، پختہ عمر، نوجوان، خادم اور قریب المرگ لوگ بھی ہیں جنہیں کبھی کوئی لکھی چیز پڑھنے کا اتفاق نہیں ہوا)

چنانچہ جبریل نے جواب دیا! بلاشبہ قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے۔

(ابن جریر کی روایت میں ہے کہ انہیں چاہیے کہ یہ سات طریقوں میں کسی ایک پر تلاوت کریں۔طیالسی کی روایت میں اس مقام کا تذکرہ بھی ہے جہاں نبی اکرم ﷺ کی جبریل سے ملاقات ہوئی وہ مقام 'مراء' کے پتھروں کے قریب تھا۔ 'المری' کا لفظ الف مقصورہ کے ساتھ ہے جبکہ ابن جریر کی روایت میں 'احجاز المراء' یعنی الف ممدودہ کے ساتھ ہے، جو کہ قباء جگہ ہے یا قباء کے قرب و جوار میں کوئی مقام)

[وذكره السمهودی فی دیار بنی عمرو بن عوف، انظر: النهاية لابن الأثير :۳۴۳/۱ ، [خلاصة الوفاء :۵/۲]

اَحادیث عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پانچ اَحادیث سات طرق سے مروی ہیں اور وہ سات طرق یہ ہیں:

1. نزال بن سبره
2. أبو الاحوص
3. فلفله جعفی
4. عمر بن أبی سلمه
5. أبو سلمه بن عبد الرحمن بن عوف
6. ابووائل شقيق بن سلمه
7. زر بن حيش

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی پہلی حدیث

امام بخاری نے نزال بن سبرہ کے طریق سے [فی فضائل القرآن من الجامع الصحيح، باب اقرأوا القرآن ما ائتلفت قلوبكم:۲۴۴/۶] جب کہ امام احمد بھی اسی نزال سے ہی دو وجوہ سے روایت کرتے ہیں۔ [المسند:۳۹۳/۱]

بخاری سے متن حدیث

امام بخاری رحمہ اللہ نزال کی سند سے اس حدیث کی روایت کے بعد لکھتے ہیں کہ انہوں نے کہا: میں نے عبداللہ کو یہ کہتے سنا کہ میں نے ایک شخص کی تلاوت سنی جس نے ایک آیت اس طریقہ کے علاوہ تلاوت کی جس کو میں نے نبی کریم ﷺ سے سیکھا تھا۔ لہٰذا میں اس کے ہاتھ سے اس کو پکڑ کر نبی اکرم ﷺ کی طرف لے چلا۔ نبی اکرم ﷺ سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استفسار پر آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم دونوں ہی خوب (تلاوت) کرنے والے ہو۔''

شعبہ کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ کہا تھا تم اختلاف مت کرو، کیونکہ تم سے پہلے لوگ بھی آپس میں جھگڑنے کی وجہ سے ہلاک ہوئے۔

(امام احمد کے ہاں عفان عن شعبہ کے طریق سے بھی یہی الفاظ مروی ہیں جب کہ آپ سے ہی 'بروایت بہز' ان الفاظ میں معمولی سا فرق وارد ہے کہ تم دونوں نے اچھا (فعل) کیا ہے اور اب اختلاف مت کرو۔)

دوسری حدیث

ابن جریر نے 'عاصم بن ابی النجود المقری عن زر بن حبیش' سے دو وجوہ سے یہ حدیث روایت کی ہے۔

[فی مقدمة تفسیره: ۲۳/۱]

وجہ اوّل

''ابوبکر بن عیاش عن عاصم عن زر بن حبیش عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ'' کی سند سے مروی ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: دو آدمیوں کا ایک سورہ کے بارے میں اختلاف ہوگیا۔ ایک کا کہنا تھا کہ مجھے نبی اکرم ﷺ نے ایسے ہی پڑھایا ہے اور دوسرا کہتا تھا کہ مجھے بھی ایسے ہی سکھایا گیا ہے۔ جب نبی اکرم ﷺ آئے تو آپ کو اس واقعہ کی خبر دی گئی۔ راوی کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کا چہرہ مبارک اس خبر سے متغیر ہوگیا۔ آپ کے قریب ایک شخص تھا، جسے آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم ویسے ہی پڑھا کرو جیسے سکھائے گئے ہو، میں نہیں جانتا کہ کیا انہیں اس جھگڑے کا حکم ہوا تھا یا اس کو انہوں نے اپنے پاس سے گھڑ لیا تھا۔ بلاشبہ تم سے پہلے لوگ بھی اپنے انبیاء کے بارے میں اختلاف کی وجہ سے ہلاک ہوئے۔'' ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ سن کر ہم میں ہر شخص کھڑا ہوگیا اور وہ دوسروں کے طریقے کے علاوہ اپنے ہی طریقے پر تلاوت کر رہا تھا۔

وجہ ثانی

بروایت اعمش عن عاصم! اس میں پچھلی حدیث سے زیادہ تفصیل ہے۔ سورہ کا نام اور آدمی کا نام بھی مذکور ہے۔ ابن مسعود کہتے ہیں: ہمارا سورہ فرقان کے بارے میں اختلاف ہوگیا۔ ہم نے ۳۵۔ آیات کہیں یا ۳۶۔ لہٰذا ہم نے حضرت محمد ﷺ کی طرف رجوع کیا، وہاں حضرت علیؓ کو آپ سے مصروف گفتگو پایا۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے نبی اکرم ﷺ کو اپنے اختلاف کی بابت بتایا۔ نبی اکرم ﷺ کا یہ سن کر چہرہ سرخ ہوگیا اور آپ ﷺ نے کہا کہ اسی اختلاف میں پڑ کر تم سے پہلی اُمتیں ہلاک ہوگئیں۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے آہستہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کچھ کہا۔ تب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں بتایا کہ ''رسول اللہ ﷺ تمہیں حکم فرماتے ہیں کہ تم ویسے ہی پڑھو جیسے تمہیں سکھایا گیا ہے۔''

ابومجاہد (صاحب مضمون) کہتے ہیں: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے دو واقعات پیش آئے۔ ایک واقعہ تو ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے ساتھ پیش آیا، جس میں قراءت میں اختلاف کا مسئلہ تھا اور وہ اختلاف سورہ 'النحل' میں تھا۔ نزال بن سبرہ کی حدیث اسی واقعہ کی طرف اشارہ کرتی ہے، اور یہ وہی واقعہ ہے جس کو حضرت ابی بن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کعب رضی اللہ عنہ نے اپنی مشہور حدیث میں ذکر کیا ہے۔

جہاں تک زیر نظر حدیث کا تعلق ہے، تو ایک اور شخص کے ساتھ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پیش آنے والے واقعہ کی طرف یہ حدیث اشارہ کرتی ہے اور اس حدیث میں محل اختلاف آیات کی تعداد ہے نہ کہ انداز تلاوت اور جس سورت میں یہاں دونوں کا اختلاف واقع ہوا وہ سورۂ فرقان ہے۔

علاوہ ازیں زر بن حبیش سے روایت کردہ عاصم کی حدیث میں ابوبکر بن عیاش اور اعمش کی روایات کے مابین بھی کچھ اختلاف موجود ہے۔ اعمش کی روایت میں یہ ذکر ہے کہ ''تم سے پہلے لوگ باہم اختلاف کی وجہ سے ہلاک ہوگئے۔'' اس قول کے قائل رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور یہ بتانے والے حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں کہ ''رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں حکم فرماتے ہیں کہ ویسے ہی پڑھو جیسے تمہیں سکھایا گیا ہے۔'' جب کہ ابوبکر بن عیاش کی روایت میں ان دونوں اقوال کو حضرت علیؓ سے (ان کے نام کے ذکر کے بغیر) منسوب کیا گیا ہے۔ ہماری رائے میں دونوں روایتوں میں اعمش کی روایت زیادہ صحیح ہے، کیونکہ ابوبکر اگرچہ 'صدوق' ہیں لیکن انہیں کبھی غلطی بھی لگ جاتی ہے۔ (۸)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی احادیث میں جو کچھ آپ سے سبعہ احرف کے بارے میں مروی ہے، وہ دراصل اسی حدیث میں پیش آنے والا واقعہ اور اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی ترجمانی کے سلسلے میں آپ رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔ جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ یہ قول سبعہ احرف کے بارے میں صریح تو نہیں، لیکن بہرحال اس کو متضمن ضرور ہے، کیونکہ آپ کا قول ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں حکم فرماتے ہیں کہ ویسے ہی پڑھو جیسے تم سکھائے گئے ہو۔'' اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ یہ بات ان سے اختلاف (قراءت) کی نسبت سے کہی گئی اور یہاں یہی اشارہ زیادہ واضح ہے۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی تیسری حدیث

ابن حبان نے ابوالاحوص کے طریق سے اس کی تخریج کی ہے۔ [موارد الظمآن: ص۴۴۰] اسی سند سے طبرانی [مجمع الزوائد: ۱۵۲/۷] اور بزار [مجمع الزوائد: ۱۵۲/۷، المطالب العالیة: ۲۸۵/۳] بھی روایت کرتے ہیں، جب کہ ابن جریر نے ابوالاحوص سے ہی ایسی دو وجوہ سے اس کی تخریج کی ہے جن دونوں میں ضعف پایا جاتا ہے۔ [مقدمة التفسیر: ۲۳/۱]

طبرانی کی روایت میں ہے:

''بلاشبہ قرآن میں کوئی بھی 'حرف' نہیں مگر اس کے واسطے 'حد' ہے اور ہر حد کے لیے ابتداء ہے۔''

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی چوتھی حدیث:

آپ رضی اللہ عنہ سے مندرجہ ذیل تین طرق سے مروی ہے:

① طریق ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف

② طریق عمر بن ابی سلمہ اور

③ فلفلہ جعفی کا طریق۔

① طریق ابی سلمہ کی امام حاکم نے ''عن سلمہ بن ابی سلمہ عن ابیہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ'' کی صحیح سند سے تخریج کی ہے۔ [المستدرك: ۵۵۳/۱] جب کہ امام طحاوی نے دو وجوہ یعنی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(i) بروایت ''عبداللہ بن صالح حدثنی اللیث بن سعد قال حدثنی عقیل بن خالد عن ابن شهاب عن سلمه'' اور

(ii) حیوہ ابن شریح اخبرنا خالد عن ابن شهاب سے تخریج کی ہے۔ [مشکل الآثار:۱۸۴/۴]

④ فلفله جعفی کی روایت امام احمد نے ذکر کی ہے۔[المسند:۴۴۵/۱] ھیثمی کہتے ہیں کہ اس کی اسناد میں عثمان بن حسان العامری ایسا راوی ہے، جس کو ذکر کرنے کے بعد ابن ابی حاتم نے اس پر جرح کی ہے، نہ ہی توثیق جبکہ روایت کے باقی رجال ثقہ ہیں۔[مجمع الزوائد:۱۵۳/۷]

⑤ عمر بن ابی سلمہ کی روایت کو طبرانی نے نقل کیا ہے۔ ھیثمی کہتے ہیں کہ اس میں عمار بن مطر انتہائی ضعیف راوی ہے۔بعض نے اس کی توثیق بھی کی ہے۔ [الجرح والتعدیل:۱۴۸/۶]

بروایت امام حاکم متن حدیث

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پہلی کتاب ایک طریق پر اور ایک ہی 'حرف' پر نازل ہوئی تھی، جبکہ قرآن کریم سات طرق سے، سات حروف پر اس طرح نازل ہوا ہے کہ اس میں امرونہی اور حلال وحرام اور محکم و متشابہ اور امثال ہیں۔ لہٰذا تم اس کے حلال کئے ہوئے کو حلال جانو اور اس کے حرام کئے ہوئے کو حرام سمجھو۔ قرآن جو تمہیں حکم دیتا ہے وہی بجالاؤ اور جس سے روکتا ہے اس سے اجتناب کرو اور اس کی دی ہوئی مثالوں سے عبرت پکڑو۔قرآن کے محکم پر عمل کرو، متشابہ پر ایمان لاؤ اور اس امر کا اقرار کرو کہ سب کچھ ہمارے رب کی طرف سے ہے اور ہم اسی پر ایمان لائے۔ (یہ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے)

فلفله جعفی کی روایت میں یہ ہے کہ مجھے مصاحف کے بارے میں پریشانی اور گھبراہٹ لاحق ہوئی تو میں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف رجوع کیا، میں دوسرے لوگوں کے ساتھ آپ کے پاس آیا، ہم میں سے ایک نے کہا: اے عبداللہ! ہم آپ کی ملاقات کے لیے آپ کے ہاں نہیں آئے، بلکہ ہمارے آنے کا مقصد یہ ہے کہ آپ ہمیں اس خبر کی وضاحت فرمائیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ تمہارے نبی پر قرآن سات طرق سے سات حروف پر نازل ہوا ہے، جبکہ پہلی کتابیں ایک طرق سے ایک ہی حرف پر نازل ہوئی تھیں۔ [اخرجه احمد:انظر: مجمع الزوائد:۱۵۲/۷ ولعل مقصودهم بالخير الذی راعهم: إحراق عثمان فی المصاحف]

عمر بن ابی سلمہ کے طریق اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کے طریق میں باہم کوئی اختلاف نہیں، ماسوائے اس کے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے آخر حدیث میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے کہ بلاشبہ ''یہ سب طریقے اللہ کی طرف سے ہی ہیں اور عقلمند لوگ ہی نصیحت پکڑتے ہیں۔''

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی پانچویں حدیث

ابن جریر رحمہ اللہ نے دوطرح، شعبہ سے اس کو روایت کیا ہے۔ایک سند میں تو شعبہ، ابی اسحٰق سے روایت کرتے ہیں اور وہ اس شخص سے روایت کرتے ہیں جس نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا ہے۔ جبکہ دوسری سند میں شعبہ، عبدالرحمٰن بن عابس سے روایت کرتے ہیں اور اس نے ابن مسعود کے کسی شاگرد سے نقل کیا ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: تم میں سے جو بھی کسی ایک طریقہ پر قراءت کرے تو پھر وہ کسی اور طریقہ پر قراءت کرے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[تفسیر ابن جریر:۱/۵۱]

اسی سلسلے میں ایک طویل روایت بھی منقول ہے، جس کو امام احمد نے عبدالرحمٰن بن عابس سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا: کہ مجھے ہمدان کے ایک شخص نے ایسے شخص سے حدیث بیان کی جو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگردوں سے ہے اور اس کا نام مجھے معلوم نہیں۔ (اسی حدیث کو ابن جریر نے 'زبید الیامی عن علقمۃ النخعی عن ابن مسعود' کی سند سے بھی ذکر کیا ہے۔ [۹]) اور اس حدیث میں ابن مسعود کہتے ہیں کہ:

''یہ قرآن کریم متعدد قراءات پر نازل ہوا ہے۔ اللہ کی قسم دو شخصوں کے مابین ان قراءات کے بارے میں سخت جھگڑا ہوتا رہا ہے۔ (پھر جھگڑے کے واقعہ کی طرف اشارہ فرمایا) کہ جب قرآن پڑھنے والے نے کہا تھا: آپ ﷺ نے مجھے ایسے ہی سکھایا اور (نبی اکرم ﷺ نے بھی) کہا تھا: تو نے اچھا کیا ہے۔ جب دوسرا پڑھتا ہے تو آپ اسے بھی کہتے ہیں کہ تم دونوں درست پڑھتے ہو۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: ''بلا شبہ یہ قرآن نہ تو (ان حروف سے) مختلف ہوتا ہے اور نہ اس میں کوئی ضعیف ہے اور بار بار لوٹانے سے متغیر بھی نہیں ہوتا۔ لہٰذا جو بھی کسی ایک حرف پر قرآن کی تلاوت کرے تو اس کو بے رغبتی سے ترک نہ کرے اور جو ان جملہ حروف پر تلاوت کرتا ہو جنہیں نبی اکرم ﷺ نے سکھایا ہے تو وہ ان کو بھی بے رغبتی سے نہ چھوڑے، کیونکہ جس نے کسی ایک آیت کا انکار کیا تو گویا اس نے پورے قرآن کا انکار کیا اور ان قراءتوں کا حال ایسے ہی ہے جیسے کوئی شخص 'اعجل' کی جگہ 'حیھل' کہہ دے، کیونکہ یہ دونوں لفظ قریب المعنی ہیں۔ اللہ کی قسم! اگر مجھے کسی ایسے شخص کا علم ہو جائے جو رسول اکرم ﷺ پر نازل ہونے والے قرآن کا مجھ سے زیادہ علم رکھتا ہو، تو میں اس سے تحصیل علم کروں، تاکہ اس کے علم سے میرے علم میں اضافہ ہو جائے۔''

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے مزید فرمایا:

''نبی اکرم ﷺ ہر سال رمضان المبارک میں قرآن کا دور فرماتے، جس سال آپ کی وفات ہوئی، اس سال میں نے دو مرتبہ آپ ﷺ پر قرآن تلاوت کیا اور آپ نے مجھے خوشخبری بھی دی تھی کہ تو ٹھیک پڑھتا ہے اور میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبان مبارک سے ۷۰ سورتیں پڑھیں۔'' (جیسا کہ مسند احمد میں ہے) [المسند:۱/۴۰۵]

ابن جریر کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: تم اس قرآن کے بارے میں باہم جھگڑا مت کرو، کیونکہ قرآن کریم میں اختلاف نہیں اور نہ ہی معدوم ہوتا ہے، بار بار لوٹانے سے اور اس میں کوئی تبدیلی بھی لاحق نہیں ہوتی۔ قرآن میں شریعت اسلامی، حدود اور اس کے فرائض مذکور ہیں، لہٰذا نہ ہی شریعت اسلامیہ میں کوئی تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ اس روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:

''مجھے اس بات کا علم تھا کہ نبی اکرم ﷺ پر ہر رمضان میں قرآن تلاوت کیا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ جس سال آپ کی وفات ہوئی تو آپ پر دو مرتبہ پڑھا گیا۔ نبی اکرم ﷺ جب اس سے فارغ ہوتے تو میں آپ کو قرآن سناتا اور آپ ﷺ نے مجھے صحیح پڑھنے کی خوشخبری دی۔ لہٰذا جس نے میرے طریقے پر تلاوت کی تو وہ اس کو بے رغبتی سے ہرگز نہ ترک کرے اور جو شخص ان حروف میں سے کسی حرف پر تلاوت کرتا ہے تو وہ ان سے بے رغبتی برتتے ہوئے ہرگز نہ چھوڑے کیونکہ جس نے ایک آیت کا انکار کیا تو گویا وہ سب آیات کا منکر ہوا۔'' [تفسیر ابن جریر:۱/۵۱]

اَحادیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ:

آپ سے تین اَحادیث مروی ہیں:

حدیث اوّل:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ابن حبان نے اپنی صحیح میں ''انس بن عیاض عن ابی سلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف عن ابی ہریرۃ'' کے طریق سے اس حدیث کی تخریج کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قرآن مجید سات حروف پر نازل ہوا ہے اور تین مرتبہ یہ بھی کہا کہ قرآن میں میں جھگڑا کرنا کفر ہے۔قرآن میں سے جس حکم کو تم سمجھ لو، تو اس پر عمل کرو اور جس کو جاننے سے قاصر رہو، اسے اپنے صاحب علم حضرات کی طرف لوٹا دو۔'' [صحیح ابن حبان:ص۷۴] ، ابن جریر [تفسیر ابن جریر:۱۱/۱] نے اور احمد نے بھی اپنی مسند [المسند بتحقیق احمد شاکر:۱۴۶/۱۵] میں اس حدیث کو روایت کیا ہے۔)

حدیث ثانی:

ابن جریر نے ''محمد بن عمرو بن ابی سلمہ بن عبدالرحمٰن عن ابی ہریرۃ'' کے طریق سے اس کی تخریج کی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

''قرآن کریم سات حروف پر نازل ہوا ہے۔'' جیسے: عَلِيمٌ حَكِيمٌ کی جگہ غَفُورٌ رَحِيمٌ [تفسیر ابن جریر:۲۲/۱]

امام احمد نے اسی حدیث کو دو سندوں سے محمد بن عمرو سے بیان کیا ہے، مگر ایک سند سے الفاظ ''عَلِيمًا، حَكِيمًا... غَفُورًا، رَحِيمًا'' نصب کے ساتھ مروی ہیں۔ [المسند:۳۳۲/۲، ۴۴۰] وذکرہ الهيثمي وزاد لفظا آخر عَلِيمًا حَكِيمًا غَفُورًا رَحِيمًا) ثم قال: رواه كله أحمد بإسنادين ورجال أحدهما رجال الصحيح و رواه البزار بنحوه [مجمع الزوائد:۱۵۱/۷]

حدیث ثالث:

حافظ ابن جریر نے ''محمد بن عجلان عن المقبری عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ'' کے طریق سے اس کو روایت کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''یہ قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے'' اور تم ان میں (کسی پر بھی) تلاوت کرلو تو کوئی حرج نہیں، لیکن قرآن میں رحمت کے ذکر کو عذاب سے اور عذاب کے ذکر کو رحمت سے نہ بدلو [تفسیر ابن جریر:۴۶/۱]

امام طحاوی نے محمد بن عجلان سے ایک دوسری وجہ سے بھی یہی حدیث روایت کی ہے۔ [مشکل الآثار:۱۸۱/۴]

حدیث معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ کی حدیث تمیمی نے روایت کی ہے، جس کے الفاظ یہ ہیں: ''قرآن کریم سات حروف پر نازل کیا گیا ہے جن میں سب کافی اور تسلی بخش ہیں۔ اس کو طبرانی نے ثقہ راوۃ سے روایت کیا ہے۔ [مجمع الزوائد:۱۵۴/۷]

حدیث عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث ''عبداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن'' کے طریق سے وارد ہے، جس کو امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں عقیل اور یونس کی روایات سے نقل کیا ہے۔ [صحيح البخاري: كتاب التفسير: ۲۲۷/۶، كتاب بداء الخلق: ۱۳۷/۴ كتاب الخصومات:۱۶۰/۳] یہ دونوں راوی ابن شہاب سے، جبکہ وہ عبیداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے انہیں حدیث بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''مجھے جبرئیل نے قرآن پاک ایک حرف پر سکھایا، لیکن میں جبریل سے قراءت میں زیادتی کا ہمیشہ طالب رہا، اور آپ بھی (حکم الٰہی سے) اس میں اضافہ فرماتے رہے۔ پھر میں نے مزید اضافے کی خواہش کی تو آپ نے پھر اضافہ فرما دیا حتیٰ کہ بالآخر وہ اضافہ سات حروف تک پہنچ گیا۔'' امام مسلم رحمہ اللہ نے اس حدیث کو یونس کی روایت سے نقل کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[صحیح مسلم:۱۰۱/۶]

ابن جریر اسی روایت کو عقیل سے خفیف لفظی اختلاف سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''مجھے جبریل نے ایک حرف پر قرآن سکھایا۔ میں ان سے اس میں اضافہ کا طالب رہا، حتیٰ کہ انہوں نے اس میں اضافہ کردیا۔ پھر میں نے مزید اضافے کا مطالبہ کیا تو آپ نے اس میں اور زیادتی کردی۔ حتیٰ کہ وہ زیادتی سات حروف تک جا پہنچی۔'' [تفسیر ابن جریر:۳۱:۱]

عبدالرزاق نے 'مصنف' میں بھی اس حدیث کی تخریج کی ہے۔[المصنف:۲۱۹/۵] اور امام مسلم ؒ نے ان سے 'معمر عن ابن شہاب' کی سند سے روایت کیا ہے۔[صحیح مسلم:۱۰۱/۶] کہ ابن شہاب کہتے ہیں: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ یہ سات قراءات ایسے معاملے کے بارہ میں ہوتی ہیں جو کہ باہم حلال وحرام میں مختلف نہیں ہوتے۔

حدیث عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ

عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے ایک ہی حدیث ان کے غلام ''ابوقیس عبدالرحمٰن بن ثابت''[انظر ترجمة فی تهذيب التهذيب:۲۰۷/۱۲] کے طریق سے مروی ہے۔ امام احمد نے اپنی مسند میں سے دوسندوں کے ساتھ اس کی تخریج کی ہے۔ پہلی روایت میں مخرمی کہتے ہیں۔ (۱۰)

''حدثنا یزید بن عبداللہ بن الهاد عن بسر بن سعید عن ابی قیس مولی عمرو بن العاص عن بن العاص'' آگے ابن العاص رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''بلاشبہ قرآن کریم سات حروف پر نازل کیا گیا ہے جس حرف پر بھی تلاوت کرو گے تو صحت کو پاؤ گے۔ خبردار اس میں جھگڑا مت کرنا کیونکہ قرآن میں اختلاف کرنا کفر ہے۔'' [المسند:۲۰۴/۴]

دوسری روایت میں کچھ تفصیل ہے۔ ابوقیس مولی عمرو بن العاص نے کہا کہ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو سنا جو قرآن کی ایک آیت تلاوت کررہا تھا، تو اس سے دریافت کیا کہ تمہیں ایسے کس نے سکھایا؟ اس شخص نے جواب دیا: ''رسول اکرم ﷺ نے'' تو ابوعمرو کہنے لگے: ''مجھے تو اس کے علاوہ دوسرے حرف پر سکھایا گیا ہے'' تب وہ دونوں نبی اکرم ﷺ کے پاس پہنچے۔ ایک نے سوال کیا: ''یارسول اللہ ﷺ فلاں فلاں آیت کیا ایسے ہی ہے۔''، پھر وہ آیت پڑھ کر سنائی۔ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: ''ہاں ایسے ہی نازل ہوئی ہے۔'' تب دوسرے نے آپ کو وہی آیت دوبارہ مختلف طریقہ پر سنائی اور پوچھا: ''یارسول اللہ ﷺ کیا ایسے نہیں؟'' آپ ﷺ نے کہا: ''ایسے بھی نازل ہوئی ہے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ قرآن سات حروف پر نازل ہوا ہے۔ تم جس حرف پر تلاوت کرو گے تو بہتر ہی کرو گے اور اس کے بارے میں جھگڑا نہ کرنا، کیونکہ قرآن کے بارے میں جھگڑا کفر ہے یا کفر کی علامت ہے۔'' (۱۱)

حدیث حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ

آپ سے بھی ایک ہی حدیث مروی ہے، جس کو ابوعبید نے ''عاصم بن ابی النجود عن زر بن حبیش عن حذیفہ'' کی سند سے روایت کیا ہے۔ (۱۲) اس کے الفاظ یہ ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''میری جبریل سے 'مراء' پہاڑ کے نزدیک ملاقات ہوئی تو میں نے کہا: ''اے جبریل! مجھے ایک اَن پڑھ اُمت کی طرف مبعوث کیا گیا ہے، جس میں ایسے آدمی، عورتیں، لڑکے، لڑکیاں اور ادھیڑ عمر شخص ہیں جنہوں نے کبھی کوئی کتاب نہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھی‘‘ جبریل نے جواب دیا کہ ’’قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے۔‘‘

اسی حدیث کو امام احمد نے بھی ربعی بن خراش کے طریق سے روایت کیا ہے کہ ربعی نے کہا مجھے اس شخص نے حدیث بیان کی جس نے مجھ سے جھوٹ نہیں بولا (اس سے ان کی مراد 'حذیفہؓ' تھے) کہ اس شخص نے کہا ’’نبی اکرم ﷺ جبریل سے ملے اس حال میں آپ ﷺ 'مراء' کے قریب تھے۔‘‘ تو جبرئیل کہنے لگے: ’’آپ ﷺ کی امت سات حروف پر قرآن تلاوت کرسکتی ہے، ان میں سے جس کسی نے کسی ایک حرف پر پڑھا تو اسے ویسے ہی پڑھنا چاہئے جیسے اس کو سکھایا گیا ہے اور اسے چھوڑے نہیں۔‘‘

جبکہ مسند میں ہے کہ ابن مہدی نے کہا: ’’تیری اُمت میں ضعیف بھی ہیں تو جو کسی ایک طریقہ پر قرآن پڑھے تو اس طریقہ سے بے رغبتی کرتے ہوئے دوسرے طریقہ کی طرف رجوع نہ کرے۔[المسند:۵/۳۸۵] حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی حدیث بھی اس سے ملتے جلتے الفاظ کے ساتھ ذکر ہوچکی ہے۔

حدیث عباس بن الصامت رضی اللہ عنہ

یہ حدیث حماد بن سلمہ رضی اللہ عنہ نے ’’عن حمید عن انس عن عبادہ‘‘ کے طریق سے روایت کی ہے۔ مگر ایک مرتبہ حماد اس حدیث کو عبادہ سے 'مرفوع' روایت کرتے ہیں جب کہ دوسری مرتبہ عبادہ کے بعد ابی بن کعب کا واسطہ بھی شامل کرتے ہیں۔

امام طحاوی نے اس حدیث کو ان دو صحیح سندوں سے روایت کیا ہے۔[مشکل الآثار:۴/۱۸۱]

’’عن عفان بن مسلم قال حدثنا حماد بن سلمہ اخبرنا حمید عن انس بن مالک عن عبادہ‘‘ اور ابن جریر نے بھی صحیح سند سے اس کو روایت کیا ہے۔[تفسیر ابن جریر:۱/۳۴] جو کہ یہ ہے ’’عن ابی الولید، الطیالسی قال حدثنا حماد بن مسلم عن حمید عن انس عن عبادہ عن ابی بن کعب‘‘ (جس میں آپ نے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا واسطہ زیادہ کردیا ہے)

سند اوّل میں عفان بن مسلم اور دوسری سند میں ابوالولید طیالسی، دونوں حماد بن سلمہ کے شاگرد ہیں اور ثقات ہونے کے ساتھ ساتھ حفظ سے بھی متصف ہیں۔ لہٰذا اس بات میں کوئی شک نہیں کہ سند میں یہ اضطراب حماد بن سلمہ کی طرف سے ہے، کیونکہ حماد بھی اگرچہ ثقہ ہیں، لیکن وہم کا شکار ہونے کے ساتھ ساتھ آخر عمر میں ان کا حافظہ بھی متاثر ہوگیا تھا۔

حدیث سلمان بن صرد الخزاعی رضی اللہ عنہ

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کو (جس کا ابھی ذکر گزرا ہے) انہوں نے بھی روایت کیا ہے لیکن اس کی صورت بھی یہی ہے کہ ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ نے روایت کرتے ہوئے ابی بن کعب کا واسطہ شامل کردیا اور دوسری مرتبہ یہ واسطہ ذکر نہیں کیا۔

وضاحت کچھ یوں ہے کہ:

(i) ہمیں بعض ایسی صحیح روایات معلوم ہوئی ہیں جن میں ’’عن ابی اسحٰق السبیعی عن سلیمان عن ابی بن کعب‘‘ کی سند بیان کرنے کے بعد ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی حدیث نقل کی گئی ہے۔ (۱۳)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ii) کچھ دوسری اسانید سے بھی یہ سند ثابت ہے: ''عن ہمام بن یحییٰ عن قتادۃ عن یحییٰ بن یعمر عن سلیمان عن ابی'' [عند الطحاوی فی مشکل الآثار]

(iii) اس کے بعد ہم نے ۲ صحیح سندوں کے ساتھ یہ روایت پائی ہے کہ جس میں ''عن شریک عن ابی اسحٰق عن سلیمان'' (بغیر واسطہ ابی بن کعب کے) مذکور ہے۔ [عند الطحاوی وابن جریر]

(iv) پھر ہمیں ایسی روایات کا علم ہوا ہے جس میں عوام بن خوشب (جو ابواسحٰق سبیعی سے روایت کرنے والوں میں سے ایک ہے) پر آ کر سند مختلف ہوتی ہے۔ اس طرح کہ جب اس سے اسحٰق بن یوسف الازرق (اس کا شاگرد) روایت کرتا ہے تو ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا واسطہ نہیں شامل کرتا ہے۔ [اخرجه النسائی فی عمل الیوم واللیلة و ذکرہ ابن کثیر فی فضائل، ص۶۱] اور جب یزید بن ہارون (عوام کا دوسرا شاگرد) عوام سے روایت کرتا ہے تو ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا بھی واسطہ ذکر کرتا ہے۔ [اخرجہ ابوعبید فی فضائلہ] جب کہ ازرق بھی ثقہ ہے اور یزید بھی عابد، ثقہ اور مضبوط حافظہ کا مالک ہے۔

خلاصۂ بحث

اس تمام بحث سے جو بات معلوم ہوتی ہے، وہ یہ ہے کہ سلیمان بن صرف رضی اللہ عنہ نے جب حدیث روایت کی تو ایک مرتبہ واسطہ ذکر کیا جب کہ دوسری بار بلا واسطہ حدیث روایت کی اور قاعدہ یہ ہے صحابی کا ارسال کرنا حدیث کے لیے نقصان دہ نہیں۔ لہٰذا آپ رضی اللہ عنہ کے شاگردوں نے دونوں حالتوں میں آپ کی بیان کی ہوئی حدیث کو روایت کر دیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ نے بھی ابی بن کعبؓ کے واسطے سے حدیث بیان کی ہے۔ آپ کی اس حدیث کو نسائی، ابوعبید، ابن جریر اور احمد.....'تمام' نے حمید طویل کے طریق سے تخریج کیا ہے۔ [سبق ذکرہ عندالکلام علی حدیث ابی بن کعب]

حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے توسط سے حدیث بیان کی ہے۔ اس بیان کردہ حدیث میں حروف سبعہ کے سلسلے میں صراحت تو نہیں، لیکن وہ حروف سبعہ کے معنی کو متضمن ہے۔ اس حدیث میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ہشام رضی اللہ عنہ کے مابین پیش آنے والے واقعہ (جس کی تفصیل ابتدائی احادیث میں گذر چکی ہے) کی طرف اشارہ ہے۔ [ابن جریر:۲۵/۱،و سبق عندالکلام علی حدیث عمر مع ھشام]

حدیث ابوبکر انصاری رضی اللہ عنہ

اس حدیث کو ابن جریر [ابن جریر:۴۳/۱]، احمد [المسند:۵۱/۵]، طبرانی [مجمع الزوائد:۱۵۱/۷] اور طحاوی [مشکل الآثار:۱۹۱/۴] نے اس سند سے روایت کیا ہے۔ ''عن علی بن زید بن جدعان عن عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ عن ابیہ'' قال قال رسول اللہ ﷺ: کہ جبریل نے کہا: ''قرآن ایک حرف پر پڑھئے''۔ تو میکائیل کہنے لگے: اے جبریل! اس پر اضافہ کیجئے، جبریل نے دو حرفوں پر تلاوت کی اجازت دے دی۔ حتیٰ کہ وہ چھ یا سات حروف تک جا پہنچے اور کہا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ سب کافی و شافی ہیں، جب تک قاری عذاب کی آیت کو رحمت یا رحمت کی آیت کو عذاب سے تبدیل نہ کرے، جیسے کوئی 'علم' کی جگہ 'تعال' کہہ دے کہ دونوں یکساں معنی رکھتے ہیں یعنی 'ادھر آؤ' (ابن جریر نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے)

جبکہ اس سند میں علی بن زید بن جدعان ضعیف ہے اور مسلم نے اس حدیث کو اپنی کتاب میں متابعت کے طور پر ذکر کیا ہے۔علامہ بیہقی، ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کو روایت کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ احمد اور طبرانی نے بھی اس کو یوں ہی ذکر کیا ہے اور اس میں علی بن زید بن جدعان راوی ہے، جو کہ سيء الحفظ ہے (کمزور حافظے والا ہے) اور اس کی متابعت ثابت ہے اور مسند احمد کے باقی رواۃ 'صحیح' کے ہیں۔[مجمع الزوائد:۷۰:۱۵۱]

حدیث ابو جهیم بن الحرث رضی اللہ عنہ

اس حدیث کی ابن جریر[تفسیر ابن جریر:۴۳/۱]، ابوعبید[فضائل القرآن'مخطوط']، احمد[المسند:۱۶۰/۴] اور طحاوی[مشکل الآثار:۱۸۱/۴] نے اسی طرح تخریج کی ہے کہ سب ''یزید بن خصفیہ عن بسر بن سعید'' کے طریق سے روایت کرتے ہیں، سوائے ابوعبید کے کیونکہ ابوعبید نے ''یزید بن خصیفہ عن مسلم بن سعید مولی ابن الحضرمی'' کی سند سے روایت کیا ہے اور اس سند کے بعد کہا ہے کہ بعض دوسرے محدثین نے ''یزید بن خصیفہ عن بشر بن سعید'' کے طریق سے بھی روایت کی ہے۔یعنی 'بسر' کی بجائے 'بشر' ذکر کیا ہے۔

مجھے اس سلسلے میں جو بات سمجھ میں آتی ہے وہ یہ ہے کہ جس شخص نے ابوجہیم رضی اللہ عنہ سے سماع حدیث کیا، وہ تو بسر بن سعید العابد المدنی ہے۔اس کا شمار عظیم تابعین میں ہوتا ہے اور اس نے متعدد صحابہ (جن میں ابوجہیم بھی ہیں) سے احادیث روایت کی ہیں۔

جہاں تک مسلم بن سعید کا تعلق ہے، تو میں اس کو نہیں جانتا۔عین ممکن ہے کہ ابوعبید کے شیخ (جن کا نام اسماعیل بن جعفر بن ابی کثیر الانصاری الزرقی ہے) نے اس راوی (یعنی مسلم بن سعید مولی ابن الحضرمی) کے نام میں غلطی کی ہو جب کہ صحیح نام ''بسر بن سعید العابد المدنی مولی ابن الحضرمی'' ہے۔

بروایت ابن جریر...... حدیث ابی جہیم کے الفاظ یہ ہیں کہ

''دو آدمیوں کا قرآن کریم کی ایک آیت کے سلسلے میں اختلاف ہوگیا۔ایک آدمی نے کہا: میں نے اس آیت کو نبی اکرم ﷺ سے ایسے ہی سیکھا ہے (جس طرح کہ میں پڑھ رہا ہوں) جب کہ دوسرے کا بھی یہی کہنا تھا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے اس آیت کو ایسے سیکھا ہے۔لہٰذا ان دونوں نے نبی اکرم ﷺ سے رجوع کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن سات حروف پر نازل ہوا ہے لہٰذا تم قرآن میں جھگڑا مت کرو کیونکہ اس میں جھگڑا کرنا کفر ہے۔''

حدیث سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ سے دو مختلف روایات منقول ہیں، دونوں کے راوی حماد بن سلمہ ہیں۔

امام احمد نے اپنی مسند میں بایں سند آپ کی حدیث روایت کی ہے:

''قال حدثنا بهذا حدثنا حماد بن سلمة أخبرنا قتادة عن الحسن عن سمرة''

(اس سند کے بعد متن حدیث مذکور ہے)[المسند:۱۶/۵]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ھیثمی کہتے ہیں کہ اس حدیث کو احمد، بزار اور طبرانی نے ''اپنی تینوں معاجم میں روایت کیا ہے۔ جب کہ احمد کے رجال اور طبرانی و بزار کی ایک ایک سند کے رجال صحیح کے رواۃ ہیں۔ پھر حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ انہوں نے کہا: بلا شبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں کہا کرتے تھے کہ ویسے تلاوت کیا کرو جس طرح تم پڑھائے گئے ہو۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قرآن کریم بے شک تین حروف پر نازل ہوا ہے۔ تم اس میں اختلاف مت کرو، کیونکہ یہ سب حروف برکت والے ہیں۔ ویسے ہی تلاوت کیا کرو جیسے سکھائے گئے ہو۔''

ھیثمی نے کہا: اس حدیث کو طبرانی اور بزار نے بھی روایت کیا ہے اور 'ولا تحاجوا فیه' کی بجائے 'ولا تجافوا' کے الفاظ ذکر ہیں جب کہ دونوں کی سندیں ضعیف ہیں۔ [مجمع الزوائد: ۱۵۲/۷]

علاوہ ازیں ابوعبید نے بھی حدیث سمرہ ''عن عفان عن حماد'' کے طریق سے روایت کی ہیں لیکن اس میں 'تین حروف' (قراءات) کے الفاظ ہیں۔

واقعہ یہ ہے کہ اس روایت میں اشکال پایا جاتا ہے اور وہ اس طرح کہ یہ روایت ''بہز عن حماد'' کی روایت سے مختلف ہے۔ جبکہ بہز بن اسد العمی ثقہ اور ثبت راوی ہے، بلکہ عجلی کا تو یہاں تک کہنا ہے کہ ''حماد بن سلمہ سے روایت کرنے والوں میں یہ سب سے زیادہ قوت حافظہ سے متصف تھے۔'' اسی طرح اس روایت کا راوی عفان بن مسلم بھی ثقہ ہے۔

لیکن اس کی یہ روایت شاذ ہے اور بہز کے اوثق ہونے کی بناء پر اس کی حدیث مقدم اور عفان کی یہ حدیث مرجوح قرار پائے گی۔ نیز عفان کی یہ روایت متواتر اور محفوظ احادیث کے خلاف ہونے کی بناء پر بھی مرجوح گردانی جائے گی۔ یہی وجہ ہے کہ ذہبی نے بھی اس روایت کو 'حماد' کی 'منکرات' میں شمار کیا ہے۔ (۹۶)

حدیث اُم ایوب الانصاریہ رضی اللہ عنہا

اُم ایوب کی حدیث، سفیان بن عیینہ نے عبید اللہ بن ابی یزید کے واسطے سے روایت کی ہے۔ ابن جریر نے سفیان سے دو صحیح وجوہ پر اس کی تخریج کی ہے۔ [تفسیر ابن جریر: ۳۰/۱] اور امام احمد نے بھی اپنی مسند میں انہی سے صحیح سند کے ساتھ اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ حافظ ابن کثیر، احمد کی روایت ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں۔ ''یہ حدیث صحیح السند ہے'' لیکن صحاح ستہ والوں نے اسے درج نہیں کیا۔ [فضائل القرآن: ص ۶۱]

حدیث کے الفاظ یہ ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے، جس پر بھی تم تلاوت کرو گے تو حق کو پہنچو گے۔'' [تفسیر ابن جریر: ۳۰/۱]

مذکورہ بالا احادیث مقدسہ کے علاوہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے صحابہ سے بھی 'احادیث حروف سبعہ' مروی ہیں، لیکن ان میں اکثر ضعیف اور سند ردی سے متعلق ہیں۔ جیسا کہ ایسی ہی ایک حدیث طبرانی نے ''عن عمر بن ابی سلمہ بن عبدالاسد'' کی سند سے روایت کی ہے۔ جس کے بارے میں ہیثمی کا کہنا یہ ہے کہ اس سند میں عمار بن مطر ایک راوی ہے، جو انتہائی ''ضعیف'' ہے۔ جبکہ بعض نے اس کو ثقہ بھی گردانا ہے۔ (۹۷)

اسی طرح طبرانی نے ہی ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی ایک روایت نقل کی ہے جس کے بارے میں ہیثمی کہتے ہیں کہ اس میں ''میمون بن حمزۃ'' ہے جو کہ 'متروک' ہے۔ [مجمع الزوائد: ۱۵۳/۷]

ابن جریر نے یزید بن ارقم سے ضعیف ترین سند سے ایک حدیث روایت کی ہے، لیکن اس سند میں عیسیٰ بن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرطاس ہے جو کہ 'کذاب' ہے۔ [تفسیر ابن جریر:۲۴/۱]

ابومجاہد (صاحب مضمون) کہتے ہیں: یہ ہے وہ حدیث !!...... جو اہل علم میں 'حدیث حروف سبعہ' کے نام سے معروف ہے۔ تمام ائمہ اعلام (صحابہ، تابعین اور محدثین) کا اس حدیث کی روایت اور امت کے لیے نقل کرنے پر اتفاق و اجماع ہے۔ علاوہ ازیں اس حدیث کی مذکورہ اسانید اور روایت سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ جاتی ہے کہ یہ حدیث سنداً 'متواتر' ہے جس کو ہر طبقہ سے جمہور محدثین اور ہر زمانہ سے ایک جم غفیر نے روایت کیا ہے۔ لہٰذا اس حدیث کے تواتر میں نہ کوئی شک ہے اور نہ ہی کوئی اضطراب ہے بلکہ ہم دیکھتے ہیں کہ جملہ روایات (قطع نظر اس سے کہ صحیح ہوں یا ضعیف) 'سبعہ' کے لفظ پر متفق و مجتمع ہیں۔ اسی طرح تمام احادیث آپ ﷺ کے اس فرمان ''علی سبعة أحرف'' کو بالاتفاق نقل کرتی ہیں، ماسوائے سمرۃ بن جندب کی حدیث کے، جو عفان بن حماد کے طریق سے روایت ہونے والی حدیث ہے۔ جس کی تردید بھی اپنے مقام پر گزر چکی ہے۔

ان تمام حقائق کے باوجود! جب اس سلسلے میں وارد ہونے والی جملہ اَحادیث کا بغور مطالعہ کیا جائے تو ایسی کوئی عبارت ہمیں دستیاب نہیں ہوتی جو 'سبعہ احرف' کی ایسی کامل اور شافی تفسیر کردے جس سے نزاع ختم ہو اور اختلاف کے دروازے بند ہو جائیں۔ لہٰذا مقصد کی تکمیل اور جواب کی تلاش و جستجو کے لیے اب ایسے علماء و محققین کی طرف ہم رجوع کرتے ہیں جو استنباط معانی میں تدبر و تفکر، دقت نظر اور غور و خوض کی اعلیٰ صلاحیتوں سے بہرہ ور ہیں۔

جب معاملہ اس قدر عظیم ہو کہ اس حدیث کو مشکلات اور متشابہات میں بھی شمار کیا گیا ہے حتیٰ کہ ایک جماعت نے اس حدیث کے سمجھنے کو اور اس کے معانی و مفاہیم کے ادراک کے اہم کام کو اللہ تعالیٰ کی طرف تفویض کیا ہے تو مجھ جیسے کمترین کی طرف سے یہ عزم درست معلوم ہوتا ہے کہ اس عظیم حدیث کے معانی و مدلول پر اس قدر غور و فکر کیا جائے کہ عقل و فہم اس کے مشابہ ہونے کا انکار کردے اور قوم مسلم اس کی جامع مانع تفسیر کرکے سرفراز ہو۔ بایں وجہ کہ اس حدیث کا کتاب الٰہی سے گہرا تعلق ہے اور اپنے مدلول کے قابل قدر اور عالی مقام ہونے سے گہرا واسطہ ہے۔

ان جملہ مقاصد کا حصول۔ محل نزاع، اختلاف اور اس کے اسباب کے بارے میں مستقیم رویہ روا رکھے بغیر ناممکن ہے، اس کے لیے محنت شاقہ اور مقصد سے لگن کے ساتھ ساتھ، دقت نظر اور اقوال کے مابین تقابل میں گہرائی تک جانا بھی لازمی اور حتمی ہے۔ کیونکہ 'حدیث حروف سبعہ' اور اس موضوع کے بارے میں فقط بعض پہلوؤں پر روشنی ڈال دینا اور کچھ چھپے ہوئے گوشے اجاگر کردینا کافی نہیں بلکہ تمام جوانب و اطراف کا احاطہ کرکے ہی اور تمام سوالات کے بارے میں صائب رائے دے کر ہی اس مقصد کو پایا اور مفاہیم کو حل کیا جاسکتا ہے۔ لہٰذا میں اللہ تعالیٰ سے خصوصی ہدایت کا طالب ہوں کہ وہ مجھے اس بحث کو درج ذیل موضوعات اور نقاط پر مرکوز کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

① پہلا نقطہ یہ ہے کہ حدیث سبعہ احرف سے متعلقہ جملہ روایات اور متن میں ثابت شدہ مختلف الفاظ کے درمیان موازنہ کیا جائے۔ (جس کی تفصیل ذکر ہو چکی ہے)

② اس حدیث کے بارے میں تحقیق کرنے والے علماء کرام اور ائمہ عظام کے جملہ اقوال، ان اقوال کا اس حدیث کی روایت اور متن پر انطباق اور ان کا باہمی تقابل اور موازنہ کرنا۔

③ ان تمام اَقوال کو موجودہ قراء ات پر پیش کرنا جو کہ متواتر اور ہر لحاظ سے مکمل ہیں اور ان قراء ات اور روایات و

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَقوال کے مابین مقارنہ وموازنہ کرنا۔

④ ائمہ کے تمام اختلافات اور استنباطات کی روشنی میں 'سبعہ حروف' سے کیا مراد ہے؟ اس پر تفصیلی بحث! علاوہ ازیں قراءات پر واردشدہ اعتراضات اور ان سے حاصل ہونے والے نتائج کی نشاندہی کی کوشش کرنا۔

حوالہ جات

① ۱۳۹۵ھ میں یہ کتاب المرشد الوجیز إلی علوم تتعلق بالقرآن العزیز کے نام سے طبع ہو چکی ہے۔ نیز استاد طیار آلتی قولاج نے اس پر تحقیق فرمائی ہے جو کہ تا حال 'مخطوط' ہے۔

② موطا میں صفحہ [۲۰۱/۱] پر۔ علاوہ ازیں مسلم، نسائی اور ابو عبید نے 'فضائل القرآن' میں، جب کہ طحاوی نے 'مشکل الآثار' میں اس کی تخریج کی ہے۔

③ عبدالرزاق نے اپنی 'مصنف' میں اس کی تخریج کی ہے۔ مسلم، نسائی اور ترمذی نے بھی عبدالرزاق سے ہی اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

④ ابن جریر نے اپنی تفسیر میں، اس حدیث کو اپنے ہی طریق سے روایت کیا ہے، لیکن اس کی سند میں ضعف پایا جاتا ہے جو کہ راوی عبداللہ بن میمون القدام کے بارے میں ہے کہ وہ 'متروک' ہے۔

⑤ اس روایت میں ابن جریر کے ہاں 'ہشام بن سعد بن عبیداللہ' کی روایت سے یہ الفاظ غلط طور پر منقول ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے پہلی مرتبہ یہ فرمایا تھا: ''اے رب مجھ سے تخفیف فرما!'' جب کہ صحیح الفاظ یہ ہیں: ''اے رب میری اُمت سے تخفیف فرما'' جس طرح کہ معمر بن سلیمان بن عبیداللہ کی روایت اور اسی ہشام کی ایک اور روایت میں اس کی صراحت پائی جاتی ہے۔

⑥ امام مسلم نے مسافروں کی نماز کے سلسلے میں ''باب فضائل القرآن'' [۵۶۲/۱] کے تحت، نسائی نے اپنی سنن [۱۵۲/۱] میں اور ابوداؤد نے بھی اپنی سنن [۷۶/۲] میں اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

⑦ مذکورہ حدیث میں "إضاة بني غفار" کے الفاظ ہیں، جس میں "إضاة" بروزن "حصاة" ہے۔ "إضاة بني غفار" مدینہ میں ایک مقام تھا۔ جب کہ بنی غفار کے مکانات بازار مدینہ کے مغربی طرف اور جہینہ کے پہاڑوں سے نازل سمت 'بطحان' کے طرف تھے۔

[نهاية لابن الاثير: ۵۳/۱، مشارق الانوار: ۴۹/۱، خلاصة الوفاء: ۵۱۴]

⑧ ابو نعیم نے اس حد تک فرمایا ہے کہ ''ہمارے اَساتذہ میں آپ سے زیادہ غلطی کھانے والا کوئی نہ تھا۔''

[میزان الاعتدال: ۵۰۰/۴]

⑨ اس سند میں دو علتیں ہیں: اولاً راوی علی بن ابی اللہی ہے جس کے بارے میں نسائی اور ابو حاتم کا کہنا ہے کہ 'متروک' ہے اور دوسری علت اس کا انقطاع سند ہے، کیونکہ زبید الیامی کی علقمہ سے ملاقات نہیں۔ اس طرح اس سابقہ روایات بھی منقطع ہیں، کیونکہ ان کا مدار عبداللہ کے اصحاب سے کسی ایک پر ہے جس کا نام نامعلوم ہے جب کہ بعض نے 'ہمدان' اس کا وصف بھی ذکر کیا ہے۔ باوجود ان سب کے معنی حدیث کے لیے شواہد موجود ہیں اور متعدد الفاظ کی اصل 'صحیح' میں ملتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑩ هوعبد الله بن جعفر بن عبد الرحمن بن المسور بن مخرمة، انظر: [تقريب التهذيب: ۴۰۶/۱]
⑪ المسند: [۲۰۴/۴] وقد أخرج أبوعبيد القاسم بن سلام الحديث فى فضائل القرآن فقال: ثنا عبد الله بن صالح عن الميث عن يزيد بن الهاد عن محمد بن إبراهيم عن بسر ابن سعيد فذكر محمد بن إبراهيم بين يزيد وبسره، ولعله كذلك فيكون إسناد أحمد منقطعين مع أن رجالهما ثقات
⑫ فضائل القرآن (مخطوط) (بالمكتبة الظاهرية بدمشق [رقم: ۷۶۱۶] وأخرجه الطحاوى فى مشكل الآثار من وجه آخر عن عاصم [۱۸۱:۴]
⑬ عند أبى عبيد فى فضائل القرآن، ومحمد بن منيع ذكره ابن كثير فى فضائل القرآن
⑭ ميزان الاعتدال [۵۹۴/۱] حافظ ابن کثیر نے بہز اور عفان دونوں کی روایت سے 'سبعہ احرف' کے الفاظ بھی ذکر کئے ہیں اور ان الفاظ کو 'مسند' کی طرف منسوب کیا ہے جبکہ مسند میں 'ثلاثہ احرف' کے الفاظ ہیں۔ تو اس کی وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ عین ممکن ہے ابن کثیر کو مسند کا کوئی اور نسخہ دستیاب ہوا ہو (جس طرح کہ حافظ ہیثمی کو دیکھنے کا اتفاق ہوا تھا) لہٰذا انہوں نے وہاں سے سبعہ احرف کے الفاظ نقل کرکے ان کو 'مسند' کی طرف منسوب کردیا۔ بہرطور اس روایت کا روایاتِ متواترہ کی موجودگی میں کوئی مقام نہیں۔ نیز اس میں دو علتیں بھی پائی جاتی ہیں:
(i) حماد بن سلمہ اگرچہ ثقہ راوی ہے، لیکن انہیں کبھی وہم بھی لاحق ہوجاتا ہے۔ ممکن ہے کہ یہ حدیث آپ کے وہم کی نذر ہوگئی ہو۔
(ii) روایت میں 'قتادہ' عنعنہ سے روایت کرتے ہیں جب کہ وہ 'مدلس' راوی ہیں اور قاعدہ یہ ہے کہ مدلس راوی کا 'عنعنہ' قابل احتجاج نہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ